اپنے راستے پہ کوشش اچھی ہے۔ بچوں اور گھریلو ماحول کے لیے مطالعۂ سیرت کا نیا انداز پیدا کیا گیا ہے جس سے عملی اصلاح بھی ہو۔ ہمارے نزدیک کسی خاتون کی یہ بڑی ہمت ہے کہ وہ گھر کو بھی چلائے، بچوں کو بھی سنبھالے اور بھلائی کی باتیں لکھ کر کتاب بھی تیار کرے۔

SUFISM | جناب مظہرالدین صدیقی۔ ناشر: دی اسلامک ریسرچ اکیڈمی ۱۰/۶۲۳ ایسی فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی۔ ۳۸۰۵۔ قیمت ۲۰/- روپے

مظہرالدین صدیقی سے بہتر کون اس موضوع کو چھیڑنے والا ہے، جب کہ وہ طبعاً خود منجھا ہوا صوفیانہ رجحان اور مزاج رکھتے ہیں، نیز ان کی نگاہ اس موضوع پر اپنے ہاں کے قدیم سرمایۂ معلومات پر بھی ہے اور جدید دَور کے یونانی، عجمی اور ہندی تصورات پر بھی۔ نیز وہ تصوف کی اصل رُوح اور اس کے بگاڑ کی اشکال کو بھی جانتے ہیں۔ انھوں نے تصوف کی اصطلاح پر اور اس کے مختلف مقاصد و مفاہیم پر بھی روشنی ڈالی ہے اور اس میں خلل پیدا ہونے کی جو صورتیں سامنے آئیں ان کا بھی احاطہ کیا ہے۔

تصوف کے آغاز سے متعلق مؤلف بتاتے ہیں کہ یہ سلسلہ دولت کی فراوانی اور عیش و نشاط کے رواج کی وجہ سے چلا۔ یعنی ایک طرف اسلام کی وہ سادگی مجروح ہوئی جو تقرب الی اللہ میں آسانی پیدا کرتی تھی۔ اور دوسری طرف محرومی کی بلاؤں نے کمزور اور غریب انسانوں پر اپنے دانت تیز کرنا شروع کیے۔ زندگی کے اس نقشے سے بیزاری نے انسان کو ترکِ دُنیا اور زہد و ورع اور نفس کشی، اذکار و عبادات کے رُخ پر ڈالا۔ میں اس میں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب اقتدار نے بے راہروی اختیار کی جس کے سائے میں دُنیا پرستی اور تعیش پسندی کا فروغ ہو رہا تھا اور اُسے اس روش سے ہٹاکر اسلامی راہ پر لانے کی کئی مساعی یکے بعد دیگرے ناکام ہوگئیں تو تب صاف دل اور حساس اصحاب کی توجہ تصوف کی جانب ہوئی۔ پھر اس تصوف کی جوئے رواں میں فکر اور اصطلاحات اور مسالک کے کئی ندی نالے مختلف اطراف سے آ آکر شامل ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ یہ دریائے معرفت بے پایاں ہوگیا۔ مؤلف نے بتایا ہے کہ پھر صوفی ازم کی مخالفت خوارج اور شیعہ کی طرف سے کلامی دائرے میں اور نویں صدی عیسوی میں فقہا کی طرف سے شروع ہوئی۔ مؤلف کی نہایت اہم بحث یہ ہے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے اہلِ تصوف میں کمزور پہلو کیا ہیں؟ پھر اقبال اور صوفی ازم پر بات کی ہے۔